بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
# الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| نمبر ۷۶ | ۹ شہادت ۱۳۴۷ ہش ۱۰ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۹ اپریل ۱۹۶۸ء | جلد ۵۷/۲۲ |
|---|---|---|


## اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

---

جیسا کہ قبل ازیں بھی اطلاع شائع کی گئی تھی۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن کی والدہ صاحبہ محترمہ گزشتہ کئی ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے آمین اللّٰھم آمین

---

جماعت احمدیہ پاکستان کی

# انچاسویں مجلس مشاورت کامیابی اور خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوگئی

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نمائندگان کو متعدد خطابات اور بیش قیمت ہدایات سے نوازا

### اہم تربیتی اصلاحی اور تنظیمی امور سے متعلق مشورے۔ قریباً ۹۰ لاکھ روپے کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ پر بحث

ربوہ ۸ اپریل — جماعت احمدیہ پاکستان کی ۴۹ ویں مجلس مشاورت جو یہاں ۵ اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی تین روز جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۷ اپریل کو ایک بجے بعد دوپہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دور کی یہ تیسری مجلس مشاورت بھی (جو سال گزشتہ کی طرح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہال "ایوانِ محمود" میں منعقد ہوئی) اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں اسلام اور جماعت کی روز افزوں ترقی اور غیر معمولی برکات کی آئینہ دار ہوتے ہوئے شریک ہونے والے نمائندگان نیز مقامی زائرین اور شوریٰ کی کارروائی سننے کی غرض سے بیرونجات سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے ایمان و یقین کو بڑھانے اور خدمتِ اسلام کے عزائم کو پختہ سے پختہ تر کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔ ہر چند کہ امسال شوریٰ کے پروگرام میں تین دن کے دوران پانچ اجلاسوں کے انعقاد کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ لیکن چار اجلاسوں میں ہی ایجنڈے پر غور و فکر مکمل ہونے کے باعث پانچویں اجلاس کے انعقاد کی ضرورت پیش نہ آئی اور اس طرح ۷ اپریل کو چھ بجے شام کی بجائے شوریٰ کی جملہ کارروائی ایک بجے بعد دوپہر خیر وخوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ کے ان چاروں اجلاسوں میں بنفس نفیس شرکت فرمائی اور ہمہ وقت تشریف فرما رہ کر صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ حضور نے نمائندگان کو افتتاحی اور اختتامی خطابات کے علاوہ مختلف اجلاسوں کے دوران بیسیوں مرتبہ نہایت بیش قیمت اور زریں ہدایات سے سرفراز فرمایا اور اس طرح انہیں اپنے آقا کے روح پرور ارشادات سے فیضیاب ہونے کے انمول مواقع بے حساب میسر آئے اور وہ خدمتِ اسلام کے نئے عزائم اور نئے ولولوں سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

نمائندگان نے ایجنڈے میں درج شدہ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید سے متعلق آٹھ اہم تربیتی اصلاحی تنظیمی اور مالی امور پر غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مشورے پیش کئے۔ حضور نے ان کی پیشکردہ سفارشات پر لاحق الذکر ان کے متعلق فیصلے صادر فرمائے (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صادر کردہ یہ فیصلے مرتب ہونے پر بعد میں ہدیہ قارئین کئے جائیں گے)

جیسا کہ ۷ اپریل کے الفضل میں اطلاع شائع ہو چکی ہے ۵ اپریل کو افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر کے بعد سفارشات پیش کرنے کی غرض سے تین سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا تھا۔ سب کمیٹیوں نے اسی روز رات گئے تک جملہ تجاویز پر غور کر کے اپنی سفارشات مرتب کیں اور ۶ و ۷ اپریل کو شوریٰ کے باقی تین اجلاسوں میں سب کمیٹیوں کی رپورٹیں زیر غور آئیں جن میں صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور وقف جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ بھی شامل تھے۔ یہ تینوں بجٹ مجموعی طور پر ۸۹،۷۷،۵۰۴ روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے اخراجات پر مشتمل تھے۔ سب کمیٹیوں اور ان کے بعد شوریٰ نے تفصیلی بحث کے بعد ان ہر سہ بجٹوں کو منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ تینوں بجٹوں کی یہ مجموعی رقم سال گزشتہ کی مجموعی رقم سے بقدر ۴ لاکھ روپے زیادہ ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

مزید برآں شوریٰ میں محترم کرنل عطاء اللہ صاحب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی سالانہ رپورٹ اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے وقف عارضی اور اس سے متعلق کاموں کی سال گزشتہ کی کارگزاری بھی نمائندگان کے سامنے رکھی۔ چنانچہ نمائندگان نے اسی بارہ میں پیش آمدہ بعض مشکلات کے حل سے متعلق مشورے پیش کئے اور اس بارہ میں حضور نے بعض نہایت اہم فیصلوں کا اعلان فرمایا اور جماعتوں کو اس بارہ میں ان کی نہایت اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

شوریٰ کے چاروں اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت باری باری محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور اور محترم جناب راجہ محمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کو صدارت کے فرائض سرانجام دینے میں حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

۶ اپریل کی شام کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان مجلس شوریٰ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس کا اہتمام مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ نے دار الضیافت میں کیا۔ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔


مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

# خطبہ جمعہ

## تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو

## تقویٰ کسی ایک عملِ صالح کا نام نہیں بلکہ تمام نیک اعمال و اقوال کی کیفیت کا نام تقویٰ ہے۔

### قرآن کریم نے سب سے زیادہ زور تقویٰ اختیار کرنے پر دیا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء

مرتبہ:۔ محرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں جس قدر زور

تقویٰ اختیار کرنے پر

زور دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کسی ایک نیک بات یا پاک اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے، تمام نیک اقوال کی کیفیت کا نام ہے، تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے۔ اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے جو صالح ہو، نیک اور پاک ہو۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں ہمیں بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ الکتاب، تم پر نازل کی جارہی ہے۔ جس کے اندر کوئی ریب راہ نہیں پاسکتا۔

### ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ

جس کے بغیر ہم حقیقی معنی میں نہ دنیوی ارتقائی منازل طے کرسکتے ہیں نہ روحانی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جارہا ہے۔ اَلْکِتَابُ اور لَا رَیْبَ فِیْہِ اس کی صفات ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ایک ہدایت نامہ ایک نہایت ہی حسین تعلیم ایک ایسی شریعت جو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچانے والی ہے تمہارے ہاتھ میں دی جارہی ہے۔ لیکن یہ نہ بھولنا کہ یہ شریعت صرف ان لوگوں کو کامیابی تک پہنچانے والی ہے جو مضبوطی کے ساتھ تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بڑی نمازیں پڑھنے والا ہو، اگر کوئی شخص بظاہر اپنے مال کو مستحقین میں بڑا ہی خرچ کرنے والا ہو، اگر کسی شخص زبان نہایت ہی میٹھی ہو، اگر کوئی بظاہر انتہائی ہمدردی اور خیر خواہی کرنے والا ہو لیکن اگر اس کے یہ اعمال تقویٰ کی بنیادوں پر قائم نہیں کئے جاتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہوسکتے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ مکمل ہدایت نامہ ہے پوری طرح اس پر عمل کرکے بھی اگر تقویٰ سے خالی ہو کامیابی کو تم نہیں پاسکتے کامیابی کو وہی پائیں گے جو تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کریں گے

دوسری جگہ اسی کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ

### جو شخص تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کریگا

اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ رد کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر کبھی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا تو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھائیں گے اور اٹھانے والے ہونگے جو اتقاء کی صفت میں استحکام اختیار کریں گے جن کا تقویٰ بڑی مضبوط بنیادوں کے اوپر قائم ہوگا ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا۔ تقویٰ بھی جیسا کہ ہر دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوسکتا ہے جیسا کہ سورۃ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى کہ تقویٰ کے طریق پر ان کے قدم کو خود اس نے مضبوط کر دیا ہے۔ انسان اپنی کوشش سے اور اپنی جدوجہد سے تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم نہیں مار سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے یہ معنی کئے ہیں۔ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۱، ۵۲ میں فرماتے ہیں:۔

"اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھتے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہوجائے۔"

قرآن کریم نے تقویٰ کے اس معنی کو مختلف مقامات پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (حجرات آیت ۸)۔ یہاں بھی

26

## تقویٰ کے معنی

ایک نہایت حسین پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا کی وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور تمہارے دلوں کو اس نے اپنے فضل سے اس حقیقت تک پہنچا دیا کہ حقیقی روحانی خوبصورتی تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں اور نہ روحانی بدصورتی سے تقوےٰ کے بغیر بچا جا سکتا ہے۔

تو ایک طرف تقویٰ ہر حکم الٰہی کی بجا آوری میں بشاشت پیدا کرتا ہے اور دوسری طرف ہر اس چیز سے نفرت پیدا کرتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکالنے والی اور اس کی ناراضگی کو مول لینے والی ہو۔ یہاں تقوےٰ کے متعلق ہی ایک لطیف مضمون بیان ہوا ہے جس کی تفصیل میں تو مَیں اس وقت نہیں جاؤں گا بہرحال یہ اشارہ کافی ہے۔ اسی وجہ سے سورۃ "بقرہ" کے شروع میں ہی فرمایا تھا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اور سورہ بقرہ میں ایک دوسری جگہ آگے جا کے آیت ۱۹۰ میں یہ فرمایا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ کامل نیک وہ ہے جو تقوےٰ کی تمام راہوں کو اختیار کرتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اَلْبِرَّ کامل نیک وہ شخص نہیں جو اپنے اوقات کو نمازوں میں زیادہ خرچ کرتا ہے یا اپنے اموال کو خدا کی مخلوق کی محبت میں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے یا حج کرتا ہے یا رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ بلکہ کامل نیک وہ ہے جو تقوےٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص تقوےٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے باقی اعمالِ صالحہ یا اقوالِ پاکیزہ جو ہیں وہ اسی طرح اس سے نکلتے ہیں جس طرح ایک جڑ سے کسی درخت کی شاخیں نکلتی ہیں۔ جس کی مثال دی گئی ہے تقوےٰ کے سلسلہ میں ہی اور اس کے متعلق آگے جا کر مَیں کچھ بیان کروں گا۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

## کامل نیک (اَلْبِرَّ) وہ ہے

جو تقوےٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہے۔ اور فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰهَ کہ بنیادی حکم تمہیں یہ دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو تمام نیکیاں بھی بجا لاؤ گے۔ اور تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ایسی کامیابی کہ جس کی نظیر دُنیا میں نہیں تقوےٰ کے بغیر تم نہیں پا سکتے۔

حقیقت یہی ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایام الصلح میں فرمایا ہے "تقوےٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے"۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک انسان تقوےٰ کی راہوں کو اختیار نہ کرے روح کے ان خواص اور قُویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی وہی مضمون ہے جو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں بیان کیا گیا ہے کہ تقوےٰ کے بغیر روح کے ان خواص اور قُویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا حالانکہ قرآن کریم تو وہاں موجود ہے جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔

اس مضمون کو کہ تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "تقوےٰ ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے" (ایام الصلح) تقوےٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملے سے محفوظ ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی عمل بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نظر نہ آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے کیونکہ اگر تقوےٰ نہیں تو کبر پیدا ہو سکتا ہے، ریاء پیدا ہو سکتا ہے، عجب پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی جو فقرہ مَیں نے پڑھا ہے وہ معنوی لحاظ سے اسی کا ترجمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ دخان میں فرماتا ہے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ کہ متقی یقیناً ایک امن والے اور محفوظ مقام میں ہیں۔ تو یہی وہ حصنِ حصین ہے۔ یہی 'امین' کے معنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے ہیں کہ محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقوےٰ پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔ جو تقوےٰ پر قائم نہیں وہ امن میں نہیں وہ خطرہ میں ہے۔ وہ حفاظت میں نہیں خوف کی حالت میں ہے۔ اور ایسا شخص مقامِ امین میں نہیں ہے بلکہ اس مقام پر ہے جسے دوسرے لفظوں میں جہنم کہا جاتا ہے۔ پس قرآن کریم نے ہی تقوےٰ کے معنوں کو بیان کرتے ہوئے معنوی لحاظ سے

## حصنِ حصین کا تخیّل

پیش کیا ہے کہ سوائے تقوےٰ کی راہوں پر چل کر کوئی شخص امن میں نہیں رہ سکتا۔ کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہونے کا سوائے تقوےٰ کے دروازے کے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ؎

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتّقاء ہے

ہر نیکی خواہ وہ قولی ہو یا فعلی وہ تقوےٰ کی جڑ سے نکلتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو سینکڑوں احکام دیئے ہیں جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنیں اور اللہ کی جنّت کے درختوں کی شاخیں ہو جائیں اور ان درختوں کے لئے پانی کا کام دیں تو یہ اسی وقت ہوتا ہے جب یہ شاخیں تقوےٰ کی جڑ سے نکلیں۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اقوال

دراصل قرآنِ کریم کی تفسیر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ تخیّل پیش کیا کہ ؎

## ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

یہ قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر ہے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ۔ یہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح ایک کلامِ پاک (یعنی قرآن کریم) کی حقیقت کو بیان کیا ہے۔ یعنی وہ ایسا (کَلِمَةً طَیِّبَةً) ہے جس کی مثال ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ متقی بناتا اور تقوےٰ کی راہوں پر ثباتِ قدم عطا کرتا ہے اور اس طرح اس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ پھر اس سے شاخیں پھوٹتی ہیں جو اعتقاداتِ صحیحہ ہیں یعنی انسان کے اعتقادات شاخوں کی شکل اختیار کرتے ہیں (تمثیلی زبان میں) جو اوامر و نواہی پر مشتمل ہے اور یہ وہ درخت ہے جس کی ہر شاخ آسمان پر جانے والی ہے اعمالِ صالحہ کے پانی سے پرورش پانے کی وجہ سے۔ یعنی کوئی بدی والا حصہ اس کے اندر نہیں۔ ہر شاخ جو ہے وہ صحت مند اور نشو ونما پانے والی ہے اور آسمانوں تک پہنچتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ

### جب تقوےٰ کی جڑ مضبوط ہو

اور اس جڑ سے نیکی کی اور پاکیزگی کی اور صلاح کی شاخیں نکلیں تو وہ شاخیں نہ صرف یہ کہ خدا تعالےٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہیں اور روحانی بلندیوں تک پہنچتی ہیں بلکہ اس دنیا میں بھی (اخروی زندگی میں تو ہو گا ہی) ان شاخوں کو تازہ بتازہ پھل لگتا رہتا ہے جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے۔ یعنی اس دُنیا میں بھی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور اس کی رضاء انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور روح کو ہر لحظہ ایک لذّت اور سرور حاصل ہوتا رہتا ہے ان پھلوں کے کھانے سے جن کا کھانا روحانی طور پر ہے۔ لیکن جب تک وہ پھل نہ ملیں وہ خوش حالی حاصل نہیں ہو سکتی، وہ لذّت اور سرور حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ پھل مل نہیں سکتے جب تک اعتقادات جو ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور اعمالِ صالحہ ان کو سیراب نہ کریں اور تقوےٰ کی جڑ سے نکل کے آسمانوں تک نہ پہنچیں۔ اسی صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس

### ہر ایک نیکی کی جڑ

یہ اتقاء ہے۔ جو شخص تقوےٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔

اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے کہ "حقیقی تقوےٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)۔ ہر وہ پاک اعتقاد یا عملِ صالح جو نُور کے ہالہ میں لپٹا ہوا نہیں وہ ردّ ہونے کے قابل ہے۔ اور ردّ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب انسان کا قول اور فعل تقوےٰ کے نُور کے ہالہ میں لپٹا ہوا ہو تو اللہ تعالےٰ کو وہ بڑا ہی پیارا اور محبوب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تشریح بھی کی ہے۔ آپؑ ہی کے الفاظ میں اس مضمون سے متعلق

### ایک چھوٹا سا اقتباس

مَیں نے لیا ہے جو یہاں بیان کرتا ہوں۔ آئینہ کمالاتِ اسلام میں ہی آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالےٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالےٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا، (ایک فرقان تمہیں عطا کرے گا)۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نُور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہو گا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نُور ہو گا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہو گا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۱۷۶-۱۷۷)

تو اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ یہ اسی حقیقت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ ہر وہ عمل جو تقوےٰ کی جڑ سے نہیں نکلا، جو تقوےٰ کے قلعہ میں محفوظ نہیں، جو تقوےٰ کے نور کے ہالہ میں روحانی زینت نہیں رکھتا وہ ردّ کر دیا جاتا ہے۔ اور جس شخص کو اللہ تعالےٰ تقوےٰ عطا کرتا ہے اس کی ساری زندگی کو، اس کے سارے افعال کو، اس کے سارے اقوال کو اس کی ساری حرکات اور سکنات کو وہ نور عطا کرتا ہے جس نور سے ایسا متقی غیروں سے علیحدہ ہوتا اور ایک خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔

### حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو ایک اور رنگ میں بھی بیان فرمایا ہے

آپؑ فرماتے ہیں کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقوےٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ دراصل روحانی خوبصورتی نام ہے (اور خوبصورت سے ہماری مراد ہوتی ہے جو اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں خوبصورت ہو) خوبصورت افعال اور خوبصورت اعمال کا۔ یعنی جب تک ہمارے اقوال اور ہمارے اعمال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں روحانی خوبصورتی پانے والے نہ ہوں دعوےٰ خواہ کوئی انسان کتنا ہی

کرتا رہے وہ خوبصورت نہیں ہؤا کرتے۔

قرآن کریم نے جو یہ فرمایا یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ تو یہاں بھی اسی طرف ہمیں متوجہ کیا گیا ہے۔ مسجد تذلّل اور عبادت کے مقام کو کہتے ہیں اور زینۃ سے یہاں مراد دل کی صفائی اور پاکیزگی اور دل کا تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں حکم دیا ہے کہ جب بھی میرے حضور تذلّل سے جھکنا چاہو اور میری اطاعت اور میری عبادت کرنا چاہو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تم اپنے دلوں کو پاکیزہ کرو اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں

فرماتے ہیں :-

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں، روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں، اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں، ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے جو انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔"

(صفحہ ۵۱، ۵۲ - ایڈیشن اوّل)

تو

## تقویٰ ایک ایسا حکم ہے

جس کا براہِ راست اور نہایت ہی گہرا اور ضروری تعلق تمام دوسرے احکام سے ہے، خواہ وہ احکام ہمارے اقوال سے تعلق رکھتے ہوں یا اعتقادات سے تعلق رکھتے ہوں یا اعمال سے تعلق رکھتے ہوں، خواہ وہ احکام مثبت ہوں کہ کرنے کا حکم دیا گیا ہو، خواہ وہ احکام منفی ہوں کہ برائیوں سے روکا گیا ہو۔ ہر حکم کی بجا آوری اس رنگ میں کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہمارا وہ فعل مقبول اور محبوب ہو جائے ممکن نہیں جب تک تقویٰ کی بنیاد پر اس کی عمارت نہ ہو، جب تک تقویٰ کی جڑ سے اس کی شاخیں نہ پھوٹیں، جب تک تقویٰ کے نور کے ہالہ میں وہ لپٹا ہؤا نہ ہو، جب تک تقویٰ کی روحانی زینت اسے خوبصورت نہ کر رہی ہو ہمارے ربّ کی نگاہ میں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر دوسرے احکام کے مقابلہ میں بہت ہی زور دیا ہے اور اس لئے بھی زور دیا ہے کہ اس حکم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگ خود کو بڑا بزرگ سمجھنے یا کہنے لگ جاتے ہیں یا کسی دوسرے کو بڑا بزرگ سمجھنے یا کہنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس بنیادی حقیقت کے مدِّنظر ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا ہے کہ لَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی۔ جب

## تقویٰ کا تعلق دل سے ہے

جب تقویٰ کا تعلق نیّت سے ہے، جب تقویٰ کا تعلق اس پوشیدہ تعلق سے ہے جو ایک بندے کا خدا سے ہوتا ہے تو پھر بندوں کو تو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ خود فیصلہ کریں اور حَکَم بنیں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی۔ انسان کو عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بنیادی فضل اللہ تعالیٰ سے یہ چاہنا چاہیئے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں تقویٰ دے، اے ہمارے ربّ! ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی طاقت اور استعداد دے، اے ہمارے ربّ! ہمارے اعمال کو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ کر لے، اے ہمارے ربّ! ہمارے اعمال کو تقویٰ کے نور میں لے لے اور منور کر دے، اور اے ہمارے ربّ! تقویٰ کی روحانی خوبصورتی ہمارے اعمال پر چڑھا وہ تجھے مقبول ہو جائیں اور تُو ہم سے راضی ہو جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

---

# محترم میجر ڈاکٹر سراج الحق خانصاحب کیلئے

## درخواستِ دعا

(مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کوئٹہ)

پیشتر ازیں اس عاجز کی طرف سے محترم بزرگوارم ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب کی صحت یابی کے لئے موقر جریدہ الفضل میں دعا کا اعلان شائع ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی توجہ و قارئین الفضل کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ڈاکٹر صاحب موصوف اب پہلے سے بہت بہتر ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن ہنوز دعاؤں کی ضرورت ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب طویل علالت کی وجہ سے اپنی پریکٹس کی آمد سے بھی محروم ہیں تاہم آج ہی موصوف کی طرف سے مبلغ تین سو پچاس روپے (۳۵۰) کا چیک کراچی سے موصول ہؤا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ رقم ان کی طرف سے چندہ عام میں بھجوائی جا رہی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

یہ قربانی کی ایک عمدہ مثال ہے۔ احباب کرام ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کی بیگم صاحبہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے خادمِ دین اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔


## روحانی نہر

- الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔
- آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

# حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقام

## حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نگاہ میں

> "اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت ائمۃ الہدیٰ تھے۔" (تریاق القلوب)

(۱)

جماعت احمدیہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو بہت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اہل بیت علیہم السلام کے صبر اور مشکلات میں استقامت اور اعلےٰ اخلاق و محامد سے تاریخ اسلام کے اوراق مزین ہیں۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ اہل بیت کی قربانیاں ہر مسلمان کے لئے مشعل راہ ہیں اور ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق حضرت امام حسین علیہ السلام کو سرداران بہشت میں سے یقین کرتا ہے۔ ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرتے ہیں جس کا ایک ایک لفظ حضرت امام حسین علیہ السلام کے بلند مقام کی نشاندہی کر رہا ہے۔

(۲)

حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں اس اشتہار کے ذریعہ اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی سہل امر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا۔

اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہا کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ (حجرات)

مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقوےٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے۔ خواہ وہ اخلاقی ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں لیکن بد نصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے۔ اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے اور وہ بلاشبہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقوےٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس شخص کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقوےٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو انہی میں سے ہے۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔

غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کی جائے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف ان کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔" (فتاوےٰ احمدیہ)

(۳)

حضرت امام حسینؓ کے واقعہ شہادت کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

"امام حسینؓ کا مظلومانہ واقعہ خدا تعالیٰ کی نظر میں بہت عظمت اور وقعت رکھتا ہے۔" (ازالۂ اوہام)

حضرت امام حسینؓ کے اخلاقی اوصاف و محامد کا ذکر کس پُرشوکت انداز میں فرماتے ہیں:۔

"اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت ائمۃ الہدیٰ تھے۔" (تریاق القلوب)

خاکسار:۔ شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

---

# متفرقات

نفس ہیں یہ مسیحائے زماں کے
لرزتے ہیں صنم خانے جہاں کے

کشتی کا خدا ہے اب سہارا
طوفان ہے ناخدا ہمارا
ہر طرف ہے بیکراں سمندر
کیا آئے نظر تمہیں کنارا

ہے حرص و ہوا و ہوس زندگی
ہے نشاط و نوم و عدس زندگی
یہی زندگی زندگی ہے جو تنویر
تو ہے خاک و خاشاک و خس زندگی

تنویر

# سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ورق

یہ ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء کی بات ہے فرقہ اہل حدیث کی مخالفت مسلمانوں میں زوروں پر تھی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو کہ اس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے تحصیل علم کر کے دہلی سے واپس اپنے وطن بٹالہ پہنچے۔ ...... اہل حدیث کی مخالفت بٹالہ میں بھی بھڑک اٹھی چنانچہ اہل سنت والجماعت سے مولوی صاحب مذکور کے کئی مقابلے ہوتے اسی دوران اتفاق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی (یہ حضور کے دعویٰ ماموریت سے پہلے کی بات ہے) کسی کام کے سلسلے میں قادیان سے بٹالہ تشریف لے گئے ایک شخص کے اصرار پر حضور بھی اہل سنت کی طرف سے تبادلۂ خیالات کے لئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ہاں تشریف لے گئے وہاں پر حالت یہ تھی کہ مخالفین کا ایک ہجوم مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے کے لئے بے تاب تھا اور وہ بہ شدت منتظر تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی صاحب کو کیسے شکست دیتے ہیں اور کس طرح انہیں زک پہنچاتے ہیں۔

حضور سب سے پہلے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے دریافت فرمایا کہ آپ کا دعویٰ اور مسلک کیا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے مقدم قرآن کریم ہے اس کے بعد اقوال رسول کا مقام ہے۔ اور قرآن مجید اور حدیث نبوی کے مقابلہ میں کسی اور کی بات ہرگز حجت کے قابل نہیں ہے

حضور نے جب یہ سنا تو بے ساختہ فرمایا:۔

میرے نزدیک آپکا یہ اعتقاد بالکل صحیح اور معقول ہے
اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

جب اہل حدیث کے مخالفین نے یہ سنا تو انہوں نے فوراً شور مچا دیا کہ ہار گئے ہار گئے۔ جو شخص حضور کو لایا تھا وہ بھی طیش میں آگیا اور کہنے لگا کہ آپ نے ہمیں اس مجمع میں ذلیل کر دیا ہے مگر حضور نے مخالفت کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی اور فرمایا

جو بات میرے نزدیک صحیح اور درست ہے میں اسے
کس طرح غلط کہدوں .......... میں
یہ ہرگز کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ امت کے کسی فرد
کا کوئی قول نعوذ باللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کے قول پر مقدم ہے۔

گویا حضور نے محض خدا کی رضا کی خاطر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے مباحثہ کرنے سے دستکشی اختیار فرمائی اور اس بارہ میں لوگوں کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کی۔

حضور کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوا کہ اس نے الہاماً حضور کو یہ خبر دی کہ

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے
بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں
سے برکت ڈھونڈیں گے"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

بعد کے واقعات نے بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا کیا وہ آپ کو برکت پر برکت دیتا چلا گیا ہے حتیٰ کہ وہ لوگ بھی آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے لگے ہیں جو اپنے ملک کے حکمران ہیں چنانچہ حال ہی میں افریقہ کے ملک گیمبیا کے گورنر جنرل نے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں بڑے الحاح کیساتھ درخواست کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے حضور کا مستعمل ایک کپڑا منگوایا اور اس سے برکت حاصل کی —— اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مخالفت اور (بظاہر) رسوائی کو اختیار کرنا ایک ایسا فعل ہے جو خدا کے نزدیک بہت ہی پسندیدہ اور مقبول ہے۔

# مردِ مومن

98

مردِ مومن تو ہے قدرت کا نمایاں شاہکار        مردِ مومن تو ہے ختم المرسلین کا جانثار
مردِ مومن تو ہے باغ دینِ احمد کی بہار        مردِ مومن تو ہے وہ جس سے خدا کو بھی ہے پیار

تو زمیں کی آن ہے تو انس وجاں کی شان ہے
تو نہیں جس قوم میں وہ قوم ہی بے جان ہے

پھر جہاں میں اک نیا طوفان لانا ہے تجھے        بن کے انوارِ سحر ظلمت پہ چھانا ہے تجھے
فتنۂ دجّال کو یکسر مٹانا ہے تجھے        یعنی مٹتی آدمیت کو اٹھانا ہے تجھے

اٹھ تو ظلمت کے لئے شمع ہدایت بن کے اٹھ
اہلِ دُنیا کے لئے درسِ محبت بن کے اُٹھ

تیری ہیبت سے زمانہ لرزہ براندام تھا        تیرے دستِ شوق میں علم وعمل کا جام تھا
دہر میں تبلیغ حق وصدق تیرا کام تھا        ہر قدم پر فتح ونصرت ہی ترا انعام تھا

آج کیوں کشتی پھنسی ہے تیری یوں منجدھار میں
اور خزاں کا دور دورہ ہے ترے گلزار میں

ہر کلی افسردہ ہے ہر رگِ گل ناشاد ہے        ہر قدم پر باغباں کے بھیس میں صیاد ہے
اپنے ہاتھوں ہی ترا یہ گلستاں برباد ہے        قوم مسلم کے سوا دُنیا سبھی آزاد ہے

اُٹھ کے پھر اک بار قصرِ کفر کر زیر وزبر
نصرت وتائید حق ہر آن ہے تیری سپر

تیرہ وتاریک تر راتوں سے مت مرعوب ہو        کافروں کی کفر کی باتوں سے مت مرعوب ہو
دشمنِ حق کی نئی گھاتوں سے مت مرعوب ہو        ان کے بینکوں اور بہی کھاتوں سے مت مرعوب ہو

پشت پر تیری احد لئے دو جہاں کا ہاتھ ہے
ہر جگہ ہر آن ہر لمحہ وہ تیرے ساتھ ہے

چھوڑ غیروں کا سہارا اپنے پیروں پر سنبھل        کفر کی کشتی ڈبو دے بن کے پیغام اجل
وقت امتِ محمد کی ہے نازک آجکل        حاملِ پیغامِ حق بن کر تو پھر گھر سے نکل

رخ زمانے کا تو پھر اک بار اٹھ کر موڑ دے
رشتہ پھر بھٹکے ہوئے انساں کا حق سے جوڑ دے

کفر اب حق سے شکستوں پر شکستیں کھائیگا        اور جہاں میں چار سو اسلام غالب آئیگا
پرچمِ توحید پھر ہر ملک پر لہرائیگا        آئیگا جو بھی مقابل پر وہ مٹتا جائیگا

وعدۂ حق یہ نوشتوں میں لکھا ہے بار بار
دینِ احمد غالب آئیگا بحکم کردگار

(محمد صدیق امرتسری - ربوہ)

دارالافتاء ربوہ

# چند سوال اور ان کے جواب

سوال۔ مندرجہ ذیل مسائل کے بارہ میں فتاویٰ احمدیہ اور الفضل میں شائع شدہ عبارات میں کچھ تضاد پایا جاتا ہے ان کی وضاحت کی جائے۔

کیا قربانی کی کھال یا اس کی قیمت اپنی ذات پر استعمال کی جا سکتی ہے؟

جواب ۱۔ قربانی کرنے والا قربانی کی کھال اپنے استعمال میں لا سکتا ہے مثلاً جوتیاں یا مشکیزہ بنوانے یا بان کی شکل میں بنا کر چارپائی وغیرہ بن لے غرض اس قسم کے استعمال جائز ہیں لیکن یہ جائز نہیں کہ اسے بیچ کر اُس کی قیمت اپنے استعمال میں لائے یہ قیمت یا تو مرکز میں بھجوا دے یا مقامی جماعت یا غرباء کے مفاد میں خرچ کرے۔ اسے اپنی ذات یا اہل و عیال پر خرچ کرنا ممنوع ہے۔

سوال ۲۔ کیا قربانی کے جانور کی رسی ذاتی استعمال میں آ سکتی ہے؟ الفضل میں شائع ہوا کہ اس کا استعمال جائز نہیں

جواب۔ اس جگہ رسی سے مراد وہی رسی ہے جو خریدتے وقت قیمت میں محسوب ہو کر آئی ہو اس کا اسی شکل میں استعمال تو جائز ہے لیکن اسے بیچ کر اس کی قیمت اپنے مصرف میں لانا درست نہیں۔ غرض ممانعت کا اصل تعلق قربانی کے گوشت کھال وغیرہ کو بیچنے اور اس کی قیمت خود استعمال کرنے سے ہے اصل شکل میں ذاتی استعمال کی کوئی ممانعت منصوص نہیں ہے۔

## اصلاح وارشاد کا رعایتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمائیں محصول ڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا

(۱) پارہ اول مترجم قرآن کریم اینٹیک آرٹ پیپر —۵۰ روپے
،، ،، ،، ۱—۵۰
(۳) کشتی نوح ،، ،، ،، ۰—۷۵
(۴) قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اینٹیک آرٹ پیپر ۱—۲۵
(۵) ،، ،، ،، ،، ،، ) سفید لائٹی کاغذ ۰—۸۸
(۶) تعمیر بیت اللہ کے تیئس عظیم الشان مقاصد ،، ،، ،، ) اینٹیک آرٹ پیپر ۲—۰۰
(۷) امن کا پیغام (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ انگلستان کی انگریزی تقریر کا اردو ترجمہ ۰—۲۵
(۸) الحجۃ البالغہ (وفات مسیح علیہ السلام) مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ۰—۶۲
(۹) چار تقریریں (متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ،، ،، ،، ۳—۰۰
(۱۰) تبلیغ ہدایت ،، ،، ،، ۲—۲۵
(۱۱) چالیس جواہر پارے اینٹیک آرٹ پیپر ،، ،، ،، ۱—۵۰
(۱۲) ،، ،، ،، ادنیٰ کاغذ ۱—۰۰
(۱۳) مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۱—۵۰
(۱۴) شان مسیح موعود متعلق غیر مبائعین ۰—۵۰
(۱۵) حافظ کمیر لودھی کے وساوس کا ازالہ ۰—۵۰
(۱۶) ارشادات ربانیہ ۴—۱۲

# تسبیح تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء (درج شدہ الفضل مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۶۸ء) میں احباب جماعت کی توجہ اس طرف مبذول فرمائی ہے کہ کثرت کے ساتھ تسبیح تحمید درود کا ورد کیا جائے۔ اور کم از کم ایک سال کے لئے لازماً جماعت کا ہر فرد بشر اس پر عمل کرے تاکہ شیطانی اور طاغوتی فضائیں پاک اور مقدس پاک اور مقدس صوتی اثرات کے باعث معدوم ہو جائیں اور کل کائنات ارضی و سماوی نورٌ علیٰ نور ہو جائے۔ یہ حضور کا احسان ہے کہ حضور وقتاً فوقتاً ایسی تحریکات فرماتے رہتے ہیں جن کی تعمیل میں جماعت روحانی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کا قلب و ذہن پاکیزہ سے پاکیزہ تر ہوتا چلا جائیگا اور اسی طرح روحانی ترقیات حاصل کر کے اسلام کے کامل طور پر غالب آجانے کے ایام قریب سے قریب تر ہوتے جائیں گے۔ تا آنکہ ساری دنیا میں ایک ہی مذہب یعنی اسلام ہو گا۔ روزنامہ الفضل کی اسی اشاعت کے صفحہ ۷ پر شرائط بیعت کے عنوان کے تحت شرط سوئم حسب ذیل درج ہوئی ہے:۔

”یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ مندرجہ بالا شرط اس بات کی متقاضی ہے کہ کثرت کے ساتھ حمد و ثنا اور درود شریف کا روزانہ ورد کیا جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو استغفار کی چادر میں ڈھانپ لے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل اگر کی جائے۔ جو لازماً کرنی چاہیئے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہم اس عہد بیعت کی تجدید کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے والوں کے زمرہ میں شمار ہونگے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر باندھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم شرائط بیعت کے ہر حصہ پر پوری طرح عمل کرنے والے بن جائیں۔ خلافت حقہ سے پوری طرح وابستہ رہیں۔ اور حضرت اقدس کے ہر حکم پر بدل و جان کاربند رہیں۔ اسی اطاعت و فرمانبرداری میں جماعتِ احمدیہ ترقی اور اسلام کے کامل طور پر غالب آنے کا راز مضمر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خاکسار محتاج دعا ملک عبدالحمید عارف گڑھی شاہو۔ لاہور

## قائدین حضرات متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ کے سال رواں کا پانچواں مہینہ ختم ہو چکا ہے۔ ابھی تک بہت سی ایسی مجالس ہیں جنہوں نے بجٹ خدام و اطفال تشخیص کر کے مرکز کو ارسال نہیں کئے۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیں۔ اگر بجٹ مرکز میں نہیں بھجوایا گیا تو جلد از جلد بجٹ تیار کر کے مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

(۱۷) مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء ۱—۵۰
(۱۸) ،، ،، ،، ۱۹۶۲ء ۲—۰۰
(۱۹) احمدیہ تحریک پر تبصرہ ۱—۵۰
(۲۰) نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت کا موقف ۰—۵۰

(ناظر اصلاح وارشاد)

# شذرات

## اللہ تعالیٰ پر زندہ ایمان

اخبار صدقِ جدید لکھنؤ میں اقبال اکیڈمی کراچی کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر رفیع الدین ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کا ایک مکتوب شائع ہؤا ہے جو انہوں نے مولانا ابوالحسن علی ندوی کے نام تحریر کیا۔ اس مکتوب میں ایک مقام پر ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"رابطہ عالمِ اسلامی کے راہنما شیخ سرور الصبان الامین العام (سیکرٹری جنرل) یہاں تشریف لائے تھے ان سے میری ملاقات نہیں ہو سکی۔ رابطہ نے عالمِ اسلامی کو متحد کرنے کا کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے لیکن معلوم نہیں کہ وہ کہاں تک اس بات سے باخبر ہیں کہ مسلمانوں کے اتحاد کا دارومدار ان کے ایمان پر ہے۔ اگر خدا پر ان کا ایمان زندہ قوی اور متحرک ہو گا تو وہ متحد ہوں گے ورنہ نہیں۔"

(صدقِ جدید ۲۶ر مئی ۱۹۶۷ء)

مدیر صدقِ جدید جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی نے ڈاکٹر رفیع الدین صاحب کے خیالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ڈاکٹر صاحب نے مرض کی تشخیص تو ماشاء اللہ صحیح کی اور دُکھتی ہوئی رگ پکڑلی لیکن اب اصل سوال عملی حل کا ہے اور یہیں پہنچ کر گاڑی رُک جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ بجز پیغمبر کے یہ بے پناہ عزم اور بےحساب حوصلہ اَور کون لا سکتا ہے؟"

(صدقِ جدید ۲۶ر مئی ۶۷ء)

ہر دو اقتباسات کو بغور ملاحظہ فرمائیے! ان میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے دراصل وہ فطرت کی آواز ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہو کر رہتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ تجزیہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ زندہ خدا پر زندہ ایمان ہی وہ اہم ترین بنیادی ضرورت ہے جس پر مسلمانوں کی زندگی کا دارومدار ہے مگر سوال تو یہی ہے کہ ایسا ایمان پیدا کس طرح ہو؟ حقیقت یہی ہے کہ جیسا کہ مدیر صدق جدید نے اشارہ کیا ہے۔ ایسا ایمان آسمانی مصلحین کے ذریعے ہی پیدا ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور معجزات دنیا کو دکھاتے ہیں اور اس طرح ثابت کر دیتے ہیں کہ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ؞ اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

اس زمانہ کے مامور اور اسلام کے بطلِ جلیل حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پُرمعارف تصانیف میں سب سے زیادہ زور اسی امر پر دیا ہے کہ زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کرو کہ اسی پر مسلمانوں کی اور اسلام کی ترقی کا انحصار ہے! اور یہی اسلام کی اصل غرض ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:

(۱) "ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس پر زندہ ایمان پیدا کریں۔"

(۲) "اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تا کہ مَیں زندہ ایمان زندہ خدا پر پیدا کرنے کی راہ بتلاؤں۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۳۲۳)

ہمیں خوشی ہے کہ مسلمانوں کا فہمیدہ طبقہ بھی اللہ تعالیٰ پر قوی زندہ اور متحرک ایمان کی اہمیت کو اب سمجھنے لگا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی محسوس کرنے لگا ہے کہ ایسا ایمان آسمانی مصلحین کے ذریعے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔

## تحریکِ شدھی کا مقابلہ

نوائے وقت کے ایک مضمون میں خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم کی دینی اور ملّی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے اس ضمن شردھانند کی تحریک شدھی کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ

"خواجہ صاحب کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ شردھانند کی تحریک شدھی کا مقابلہ ہے۔۔۔ مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کے لئے انہوں نے کروڑوں کی تعداد میں ہینڈبل پوسٹر پمفلٹ اور کتابیں شائع کیں گاؤں گاؤں قریہ قریہ پھر کر لوگوں کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کیا۔"

(نوائے وقت ۱۴ر مارچ ۱۹۶۸ء)

خواجہ صاحب مرحوم نے تحریک شدھی کے مقابلہ میں جو خدمات سرانجام دیں اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے آمین — یہ ایک حقیقت ہے کہ تحریک شدھی جن شرانگیز ارادوں کے ساتھ دشمنانِ اسلام نے شروع کی تھی اور اس کے نتیجہ میں جس طرح ہزاروں ہزار مسلمان مرتد ہونے لگے تھے اس کے خطرناک نتائج و عواقب کا آج نئی نسل کے مسلمان اندازہ بھی نہیں لگا سکتے! اُس وقت بلاشبہ متعدد مسلمان جماعتوں نے اس تحریک کا مقابلہ کرنے کا اعلان کیا لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بحیثیتِ جماعت اس وقت صرف جماعتِ احمدیہ ہی نے اپنے امام عالی مقام کی راہنمائی میں اس تحریک کا ڈٹ کر کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا اور اس وقت تک اس کا تعاقب جاری رکھا جب تک کہ یہ تحریک ناکام و نامراد نہ ہو گئی۔ جماعتِ احمدیہ نے اس زمانہ میں اس تحریک کا جس طرح مقابلہ کیا اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمان اکابرین حتیٰ کہ احمدیت کے مخالفین نے بھی برملا اس امر کا اعتراف کیا تھا کہ:۔

(۱) "احمدی بھائیوں نے جس خلوص۔ جس ایثار۔ جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصّہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔"

(زمیندار ۸ر اپریل ۲۳ء)

(۲) "قادیانی جماعت کے ڈیڑھ سَو مبلّغین تین ماہ تک بغیر کسی معاوضہ کے اپنے ذاتی خرچہ پر کام کر رہے ہیں اور دو سَو مبلّغ آمادہ کار ہیں۔ ان مجاہدین میں زمیندار۔ علماء۔ گریجویٹ اخبارنویس اور جج شامل ہیں۔"

(نجات بجنور ۲۷ر اپریل ۲۳ء)

(۳) "ہم علیٰ وجہ البصیرت اعلان کرتے ہیں کہ قادیان کی احمدی جماعت بہترین کام کر رہی ہے۔"

(وکیل امرتسر ۳ر مئی ۲۳ء)

حق یہ ہے کہ تحریک شدھی کے مقابلہ میں جماعتِ احمدیہ نے جو عظیم الشان خدمات سرانجام دیں وہ ناقابلِ فراموش ہیں اور اس زمانہ کی تاریخ لکھنے والا کوئی مؤرخ انہیں نظرانداز نہیں کر سکتا!

(شیخ خورشید احمد)

### درخواستِ دعا

میری خوشدامن صاحبہ (بیگم خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم) گنگارام ہسپتال لاہور میں شدید طور پر بیمار ہیں۔ متعدد عوارض میں مبتلا ہیں۔ ان کی خواہش کے مطابق میں قارئین الفضل اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیماری دور فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار خلیفہ عبدالمنان انجنیئر ۲/۴ F بی بلاک رحمن آباد۔ لاہور)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۵

# تحریک جدید سال ۳۲/۳۳ کے سابقون

## (جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ)

| نمبر شمار | اسماء مجاہدین | | رقم وصول شدہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب | شیخوپورہ شہر | ۱۰۰۰ |
| ۲ | ر حکیم مرغوب اللہ صاحب اسیکرٹری تحریک جدید | ر | ۱۲۵ |
| ۳ | ر میاں ظہور احمد صاحب ناصر | ر | ۲۵ |
| ۴ | ر منیرہ بیگم صاحبہ | ر | ۸۰ |
| ۵ | ر چوہدری برکت علی صاحب | ر | ۶۰ |
| ۶ | ر شیر محمد صاحب معہ اہل و عیال و بزرگان آبنہ کرمود | | ۴۱۶ |
| ۷ | ر سردار محمد صاحب مع اہل و عیال | ر | ۲۱۶ |
| ۸ | ر سید لال شاہ صاحب | ر | ۴۸ |
| ۹ | ر حکیم عبد الرحمٰن صاحب | ر | ۲۱ |
| ۱۰ | ر سید مجید احمد صاحب | وار برٹن | ۳۴ |
| ۱۱ | ر محمد صادق صاحب ولد گلاب دین صاحب چک ۱۲۳ البرٹ | | ۵۳ |
| ۱۲ | ر محمد یوسف صاحب ولد اللہ دتہ صاحب | ر ر ۱۲ | ۱۰ |
| ۱۳ | ر چوہدری محمد خاں صاحب | ر | ۱۰ |
| ۱۴ | ر چوہدری فرزند علی صاحب | ر | ۱۱ |
| ۱۵ | ر محمد علی صاحب | ر | ۱۱ |
| ۱۶ | ر شیخ محمد صاحب | کوٹ رحمت خاں | ۱۵۰ |
| ۱۷ | ر عبد الکریم صاحب | شاہ کوٹ ۵۰ | ۱۲ |
| ۱۸ | ر سید ازار شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ | ر ر | ۱۲ |
| ۱۹ | محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ والدہ مولوی عطاء اللہ صاحب چک ۵۰ اچھپور | | ۹ |
| ۲۰ | ر دالیہ بی بی مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب | ر ر ۲۵ | ۱۲ |
| ۲۱ | مکرم تاج دین صاحب | باڑیانوالہ ۵۶ | ۱۰ |
| ۲۲ | ر فیضل دین صاحب ولد عمر دین صاحب | ر | ۱۰ |

ان سب مخلصین کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

# پاکستان ویسٹرن ریلوے

پی ڈبلیو آر اور جنرل سٹورز۔ پی۔ ڈبلیو ریلوے مغل پورہ کے مختلف سٹینوں پر فروخت کے لئے پڑے ہوئے کرینز اور روی وغیرہ کی پی ڈبلیو آر سے خرید کے سلسلے میں سربمہر ملفوف ٹنڈر مطلوب ہیں

۲ - ٹنڈر۔ ٹنڈر فارم بقیمت -/۱۰ روپے (ناقابل واپسی) فی سیٹ (علاوہ الکروڈاک کا خرچ برائے بیرونجات) پر پیش کرنے ہوں گے جو دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز۔ پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس۔ ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز۔ کراچی کینٹ سے ۲۵ تا ۲۰ اپریل حاصل کئے جا سکتے ہیں

۳ - ٹنڈر لازماً دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز۔ پی۔ ڈبلیو۔ آر ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور میں زیادہ سے زیادہ بروز پیر ۲ مئی ۶۶ کے ۸ بجے صبح تک پہنچ جانے چاہئیں۔ اور اسی روز ۸½ بجے صبح حاضر ہونے کے خواہشمند ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائینگے۔ یہ پیشکش ٹنڈر وصول کرنے کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر اندر قبولیت کیلئے کھلی رہیگی

۴ - کرینز کے سلسلے میں صرف وہ ٹنڈر دہندگان ٹنڈر پیش کریں۔ جنہیں صنعتی مقاصد کے لئے ان کرینز کی ضرورت ہے۔ اور کاٹنے کے مقصد کے لئے ضرورت نہ ہو۔

INF (L) 923

## از دفتر شیخ اکرام الدین بی اے ایل ایل بی (گولڈ میڈلسٹ) ایڈووکیٹ بہاولنگر

بمقدمہ محمد شفیع ولد ہدایت اللہ قوم بھٹی سکنہ اردو روڈ بہاولنگر — بنام — مسماۃ نورالنساء زوجہ محمد شفیع دختر حافظ غلام حسین قوم بھٹی سکنہ ربوہ ضلع جھنگ

مدعی — مدعا علیہا

دعویٰ اعادہ حقوق زن و شوئی

ہرگاہ مدعا علیہا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مدعی نے اس کے خلاف دعویٰ اعادہ حقوق زن و شوئی دائر کر دیا ہے۔ جس کی آئندہ تاریخ پیشی ۳۰ اپریل ۶۶ بعدالت جناب سول جج بااختیارات جج فیملی کورٹ بہاولنگر بمقام بہاولنگر مقرر ہے۔ لہٰذا آپ مدعا علیہا نوٹس ہذا یا نوٹس رجسٹری کے پندرہ یوم کے اندر اندر جواب دعویٰ معہ شہادت و گواہان وغیرہ داخل کریں۔ تحریر ۲۹ مارچ ۶۶

شیخ اکرام الدین ایڈووکیٹ بہاولنگر

# ضروری اعلان

مکرمی مولوی ناصر احمد السراج الدین صاحب وصیت ۱۵۵۶ ولد رحیم بخش صاحب ساکن ماردہ ضلع پٹیالہ نے ۱۹۱۹ء میں وصیت کی تھی ان کے پتہ وغیرہ کا دفتر کو علم نہیں ہو سکا اور نہ ہی انہوں نے کبھی کوئی ادائیگی کی ہے۔ اسلئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی وصیت کو ریزولیشن ۱۰۱ مورخہ ۳ / ۵ / ۶۵ کے ذریعہ منسوخ کر دیا ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا موصی مذکور کو ان کی منسوخی وصیت کی اطلاع دی جا رہی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

# درخواستہائے دعا

۱ - خاکسار بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔
(مولوی محمد صدیق صدر جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات)

۲ - میرے چھوٹے بھائی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور بہن نے بھی اسی سال ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے (چوہدری سلطان احمد بحرو)

۴ - میرے بھائی مبارک صاحب آف سیالکوٹ پانچ چھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ (محمد مجید احمد بدوملہی) احباب سب کے لئے دعا کریں۔


## وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

| ٹائم ٹیبل | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سرگودہا تا لاہور | ۳-۳۰ | ۴-۳۰ | ۵-۳۰ | ۶-۳۰ | ۷-۱۵ | ۸-۰۰ | ۸-۴۵ | ۹-۳۰ | ۱۰-۱۵ | ۱۱-۱۰ | ۱۱-۳۰ | ۱۲-۱۵ بعد دوپہر | ۱-۰۰ | ۲-۳۰ | ۳-۱۵ | ۴-۱۵ | ۵-۰۰ |
| لاہور تا سرگودہا | ۳-۰۰ | ۴-۳۰ | ۵-۳۰ | ۶-۳۰ | ۷-۴۰ | ۸-۱۰ | ۸-۳۰ | ۹-۳۰ | ۱۰-۳۰ | ۱۱ | ۱۲-۳۰ بعد دوپہر | ۱-۰۰ | ۲-۱۰ | ۳-۳۰ | ۴-۱۰ | ۵-۱۰ | ۵-۳۰ |
| لاہور تا گوجرانوالہ | ۴-۱۵ | ۹-۱۵ | ۴-۰۰ بعد دوپہر | | | | | | | | | | | | | | |
| گوجرانوالہ تا لاہور | ۴-۱۵ | ۹-۳۰ | ۵-۴۴ بعد دوپہر | | | | | | | | | | | | | | |

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل کریں

محمد علی ظفر
برائے بیجر

ہر قسم کی عمدہ
عمارتی لکڑی ارزاں خرید فرمائیں
ملک ناصر احمد اینڈ کمپنی
ٹمبر مرچنٹس ۲۱۲ نیو ٹمبر مارکیٹ
نزد پٹرول پمپ راوی روڈ لاہور

زدجام عشق حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا ترتیب دیا ہوا لاجواب نسخہ اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر تحفہ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

## اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا)، دانتوں کا ہلنا ٹھنڈے اور گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے مکمل کورس ۲-۵۰ روپے پیسے

**ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

---

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا

## ماہنامہ الفرقان ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر ابوالعطاء جالندھری ہیں

سالانہ چندہ ۶/- روپے صرف

منیجر الفرقان ربوہ

---

سرمہ نور والوں کا

## نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

---

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

## سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء ڈاکٹر رؤساء اور امراء اور بڑی بڑی زندہ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

فی تولہ دو روپے

---

## طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج

مکمل کورس ۳۰ روپے

---

## اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال ازحد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۰ روپے

ادویہ ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

---

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

## ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں

اور

غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف دو روپے

مینیجنگ ایڈیٹر

---

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

## عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ

بسوں میں سفر کریں

---

## ضروری اعلان

بعض احباب کی طرف سے یہ شکایت موصول ہونے پر کہ انہیں پرچہ باقاعدہ نہیں ملتا۔ ان کا پرچہ کچھ عرصہ کے لئے پوسٹل سرٹیفکیٹ بھجوایا جانا شروع کر دیا جاتا ہے ایسے پرچہ پر سرخ نشان دے دیا جاتا ہے۔ لیکن اکثر احباب سرخ نشان کے بارہ میں سمجھ لیتے ہیں کہ یہ چندہ ختم ہونے کا نشان ہے۔ اسلئے جملہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ سرخ نشان چندہ ختم ہونے کا نہیں ہے۔

منیجر

---

## ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

خاص کوالٹی ۱۵/۱ ایمپئر پورسلین پلگ تھری پن

۱۵ ایمپئر شو تھری پن

۱۵ ایمپئر تھری پن پلگ پورسلین

۱۵ ایمپئر تھری پن شو

**شفیع سنز اینڈ برادرز سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ**

---

## ۵۰ فیصدی کمیشن

آفتابی سلاجیت۔ ایشیائی طب اور فلاسفر نے اس کی بہت تعریفیں کی ہیں۔ ہر ملک میں اس کی مانگ ہے۔ درد کمر، ہڈیوں کی سیل، نزلہ وزکام دائمی کمزوری کے لئے تریاق صفت ہے۔

۳ ماشہ نیم گرم دودھ میں صبح و شام نوش کریں

قیمت بیس تولہ دس روپے علاوہ محصولڈاک۔

پتہ: جڑی بوٹی سپلائی سٹور مانسہرہ ضلع ہزارہ

---

## عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، اچیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

**لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون نمبر ۳۸۰۸**

---

## اطلاع عام

تمام حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے نئے جاری کردہ بھٹہ پر جو کہ محلہ دار الفضل ربوہ کے نزدیک واقع ہے ہر وقت مناسب نرخ پر مقابلۃً بہتر، پختہ اینٹ دستیاب ہے۔ احباب استفادہ فرماویں۔

خاکساران

محمد اشرف باجوہ، محمود احمد

مالکان بھٹہ نزد محلہ دار الفضل ربوہ

---

## اکسیر اپھارہ

کے ایک پیکٹ سے جانوروں کا مہلک اپھارہ فوراً غائب ہو جاتا ہے بند پیکٹوں میں یہ دوا ۲۰ سال تک موثر رہتی ہے، غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۳/۴ ایجنسی دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ اینڈ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

---

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

## پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

---

## لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا عمدہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر۔ فرش دریاں۔ کھیس۔ تولیے ہار ناڑ، تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں

**وسیم اپہولسٹری ہاؤس**

چوک گھنٹہ گھر ایس پور بازار لائلپور

---

## خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے ووٹ لیگھارن کی عمدہ ترین نسل کی مرغیوں کے بٹھانے والے انڈے نہایت ارزاں قیمت پر حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈوں سے زائد ہے

سعید اللہ خان

---

## ایک وسیع کوٹھی برائے رہن یا بیع

میں اپنی کوٹھی بالمقابل مسجد غربی دار النصر ربوہ رہن یا بیع کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب موقعہ دیکھکر تفصیلات طے فرما سکتے ہیں۔

عبداللطیف۔ لون ٹھیکیدار "الباسط" دار النصر ربوہ

---

**حب اٹھرا** رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ دو روپے مکمل کورس ۱۱ تولہ ۲۲ روپے **حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ** بالمقابل ایوان محمود ربوہ

# گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

## یکم اپریل تا ۷ اپریل ۱۹۶۸ء

(۱) اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

(۲) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵ اپریل کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے سورۂ آل عمران کی آیت ۱۶۰ کی تفسیر بیان کرکے اسلامی نظامِ شوریٰ کی تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا اس آیہ کریمہ کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے مشورہ لینے کا حق نبی کو یا نبی کی نیابت میں خلیفہ کو دیا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت پر خلیفۂ وقت کا یہ حق ہے کہ جب وہ مشورہ کے لئے بلائے تو اسے مشورہ دیں۔ کن لوگوں سے مشورہ لینا ہے کن امور کے متعلق مشورہ لینا ہے اور کس رنگ میں مشورہ لینا ہے ان سب باتوں کا فیصلہ کرنا خلیفۂ وقت کا حق ہے۔ پھر مشورہ کے بعد عزم کرنا اور فیصلہ پر پہنچنا بھی خلیفۂ وقت کا کام ہے۔ نیز جن لوگوں کو خلیفۂ وقت مشورہ کے لئے بلائے ان کے فرائض پر بھی حضور نے خطبہ کے دوران روشنی ڈالی۔

(۳) ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء بروز اتوار صاحبزادی امۃ الشافی صاحبہ سلمہا بنت محترم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب اور محمود احمد خان صاحب سلمہ ابن محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ صاحبزادی امۃ الشافی صاحبہ سلمہا حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی نواسی ہیں۔ نیز محمود احمد خان صاحب سلمہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۳۱ مارچ کو ہی بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپیہ پڑھا تھا۔

اسی روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی کوٹھی "دار السلام" میں تشریف لاکر دعا کرائی جس کے بعد بارات حضور ایدہ اللہ کی معیت میں محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی کوٹھی روانہ ہوئی جہاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

یکم اپریل کو بعد نماز عشاء محترم نواب محمد احمد خان صاحب نے اپنی کوٹھی "دار السلام" میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افراد اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہِ شفقت تشریف لائے۔ دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔

(۴) ۳۱ مارچ ۶۸ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سلسلہ احمدیہ کے مخلص فدائی اور متبحر عالم محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے مہمانِ خصوصی کے طور پر شرکت فرمائی۔ جلسۂ تقسیم اسناد میں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کی بناء پر کالج سے بی۔اے، بی۔ایس سی، اور ایم۔اے کا امتحان پاس کرنے والے طلباء میں اسناد تقسیم فرمائیں۔ اسناد تقسیم فرمانے کے بعد محترم قاضی صاحب موصوف نے کالج کی روداد برائے ۶۸-۱۹۶۷ء مہمانِ خصوصی اور حاضرین کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے کالج کے مکمل کوائف پیش کرنے کے بعد فارغ التحصیل طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اور دنیا کی بڑی سے بڑی کشش کو بھی دینی خدمت کے رستہ میں حائل نہ ہونے دیں۔

روداد پیش کرنے کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے محترم شیخ صاحب موصوف سے طلباء میں انعامات تقسیم کرنے کی درخواست کی۔ شیخ صاحب نے مختلف علمی اور عملی مساعی میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد فارغ التحصیل طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں زندگی کے عملی میدان میں بھی قرآنی تعلیمات اور اسلامی تمدن کو ہر حال میں اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ قرآن شریف کو حرزِ جان بنائیں گے تو احساسِ کمتری کی بجائے احساسِ برتری آپ کے شاملِ حال رہے گا اور موجودہ زمانہ کے غلط فلسفے آپ کی نظر میں ہیچ ثابت ہوں گے تاریخ شاہد ہے کہ قرآن شریف نے گزشتہ چودہ سو سال میں غلط فلسفوں غلط تعلیمات اور غلط قوانین کو ہمیشہ شکست دی ہے اور اس زمانہ میں دہریت کی رَو ہو یا اشتراکیت کی لہر یا دوسرے فلسفے ان کے لئے مقدر ہے کہ قرآن شریف کا حربہ انہیں پاش پاش کردے۔

محترم شیخ صاحب نے اس ضمن میں یہ بات بھی ذہن نشین کرائی کہ قرآنی علوم کے سمجھنے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر ظاہری اور باطنی علوم کا خزانہ ہے۔ ضروری ہے کہ ان کا مطالعہ کیا جائے اور اسے جاری رکھا جائے۔ محترم شیخ صاحب نے طلباء پر واضح کیا کہ فرض کی ادائیگی میں راحت اور یادِ خدا میں اطمینان ہے۔ سادہ زندگی دیانت و امانت کی ضامن ہے اور خوفِ خدا دنیوی اور اخروی زندگی میں جنت پانے کی علامت ہے۔

(۵) محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب ڈائریکٹر تھیوریٹیکل فزکس سنٹر ٹریسٹ (اٹلی) اپنے لیکچروں کے سلسلہ میں ۳۱ مارچ کو امریکہ، سویڈن، ناروے، لنڈن، ٹریسٹ اور بنکاک کے دورہ پر روانہ ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اس سفر کے دوران بھی آپ کو اپنے فضل سے عظیم الشان کامیابی سے نوازے۔ آمین


## اعلانِ داخلہ

### طبیہ کالج جامعہ احمدیہ، ربوہ

بورڈ آف یونانی اینڈ آیورویدک سسٹم آف میڈیسن نے ربوہ میں طبیہ کالج منظور کیا ہے۔ پڑھائی انشاء اللہ اس تعلیمی سال میں شروع ہو جائے گی۔ وہ طالب علم جو طب پڑھنے کے شائق ہوں فوری طور پر اپنی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام بھجوادیں۔ معیار داخلہ میٹرک یا مولوی فاضل ہوگا۔ مکمل معلومات کے لئے دفتر جامعہ احمدیہ کو لکھیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)


ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲